بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم۔ اتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۴ محرم ۱۳۸۹ھ ۲۳ امان ۱۳۴۸ش ۲۳ مارچ ۶۹ء	نمبر ۶۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ اسے دین اور دنیا میں سے کس کا غم زیادہ ہے

اگر ہر وقت دل کا رخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے تو اسے بہت فکر کرنی چاہیئے

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک دوست کی نسبت عرض کی کہ بعض ابتلاؤں کا اندیشہ زیادہ ہو گیا ہے اور غم و ہم کے ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے فرمایا:۔

"میں نے دعا تو بہت کی ہے اور التزاماً کرتا ہوں لیکن مجھے بھی یہ فکر رہتی ہے کہ ہر شخص دنیا کے ہم و غم میں گرفتار ہے۔ دین کے غم و ہم کا موقعہ انہیں کب ملے گا۔ اس زندگی میں مصائب کا آنا ضروری ہے اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر میں پیچ و تاب کھاتی رہے تو وہ وقت صافی اسے کب میسر آئے گا جبکہ اس کا سارا غم و ہم دین ہو گا۔ وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے ہیں تو بتائیں کہ وہ اس نازک عہد کے ایفاء کی طرف کب توجہ فرمائیں گے۔ میں تو حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ جب سے مجھے ہوش ہے میں دنیا کے ہم و غم میں کبھی مبتلا نہیں ہوا جب میری عمر غالباً پندرہ برس کی ہو گی ایک کھتری سے میں نے کہا جو حضرت والد صاحب کے حضور میں اپنی تلخ کامیاں اور نامرادیاں بیان کرتا اور سخت کڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا لوگ دنیا کے لئے کیوں اس قدر دکھ اٹھاتے اور اس کے غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اس نے کہا تم ابھی بچہ ہو جب گرہستی ہو گے تو تمہیں ان باتوں کا پتہ لگے گا۔ ایک عرصہ کے بعد جب میری عمر چالیس کے قریب ہو گی کسی تقریب سے پھر اسی کھتری سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ میں نے کہا اب بتاؤ اب تو میں گرہستی ہوں اس نے کہا تم تو ویسے ہی ہو۔ ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ دین و دنیا میں سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت دل کا رخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے تو اسے بہت فکر کرنی چاہیئے اس لئے کہ کلمات الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔" (ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۹۱، ۳۹۲)

(اعلانات تعطیل ۳ ۴ کو دفتر الفضل میں لیتے ہوئے کہ ان کے وقت ضائع ہوں گے۔ اس لئے ۲۵ کا پرچہ ۶۹ نمبر ہو گا۔ قارئین کرام و مکتب حضرات مطلع رہیں۔ ادارہ الفضل)

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۲۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں

-- ربوہ ۲۲ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کو اب بخار تو پہلے کی نسبت کم ہے لیکن طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

-- ربوہ ۲۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں اسلام کے پیشکردہ نظام زندگی کے معاشی اور اقتصادی پہلوؤں اور اس ضمن میں اسلام کی پُرحکمت تعلیم پر روشنی ڈالکر واضح فرمایا کہ اسلام کا پیشکردہ معاشی اور اقتصادی نظام اس قدر پُرحکمت اور بابرکت نظام ہے کہ اس کے بالمقابل سوشلزم یا کسی اور نظام کی سرے سے ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔

-- ربوہ ۲۲ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور دل کی دھڑکن کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت عطا فرمائے۔ آمین

-- ربوہ ۲۲ امان۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کو بے چینی، گھبراہٹ اور ٹانگوں میں درد کی تکلیف چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

-- میری ہمشیرہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم الدین صاحب۔ اپنی ہڈرزفیلڈ انگلستان میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد سے دعا فرمائیں۔

(نور الحق ایم۔ این سٹریٹ ربوہ)

ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۲ امان بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہو گا۔ دیوٹی کے جملہ اہالیان سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ میں بروقت شمولیت فرماویں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

(صدر عمومی)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ امان ۱۳۴۸ ہش

اقتصادی ترقی کے ضمنی خطرناک نتائج

(۲)

حقیقی ترقی بذاتہٖ بُری نہیں ہے بلکہ اچھی چیز ہے۔ لیکن انسان جس طرح تمام کا تمام مادی ترقی کی طرف جھک گیا ہے۔ یہ چیز بحیثیت مجموعی انسانی ترقی کے لئے ممد و معاون نہیں ہے۔ بے شک یہ لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ اس ترقی کے ساتھ ساتھ ان سے پیدا ہونے والے مضر نتائج سے بھی نجات حاصل کی جائے۔ لیکن جب تک انسان کی پوری زندگی کے ارتقا کی طرف توجہ نہ دی جائے گی۔ اور صرف جسم کی آسائشوں کو ہی مطمح نظر بنایا جاتا رہے گا۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ انسان روحانی زندگی کے ارتقا کی طرف بھی متوجہ ہو۔ جو صرف حقیقی دین یعنی خدا شناسی میں مجاہدہ کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

جو لوگ نئی نئی ایجادیں کرتے ہیں اور سہولتوں کے نئے نئے سامانوں کے نقشے تجویز کرتے ہیں۔ اور ان کاموں میں قربانیاں دیتے ہیں۔ وہ تو نوع بنی آدم کے ساتھ ضرور نیکی کرتے ہیں۔ لیکن وہ بہت سے لوگ جو ان ایجادوں سے صرف زر اندوزی کے نقطۂ نظر سے بڑے بڑے کارخانے کھولتے ہیں۔ اور ان کارخانوں میں جو لوگ کام کرتے ہیں۔ ان کی صحت اور فلاح کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور کم سے کم سرمایہ سے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دراصل وہ نہ صرف انسان کے دشمن ہیں بلکہ اپنے آپ کے بھی دشمن ہیں۔

بے شک وہ زر اندوزی کی بنا پر اپنے آپ کو بڑے خوش نصیب خیال کرتے ہیں۔ اور ان کو آرائشوں کے بڑے بڑے سامان حاصل ہوتے ہیں۔ مگر یہی مال و دولت اکثر ان کے لئے بھی سخت خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ اکثر ان میں سے ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کی دولت دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ ایسے سیٹھ بھی دیکھتے ہیں جو موٹروں پر ہوا خوری کرتے ہیں۔ لیکن ان میں اتنی سکت نہیں ہوتی کہ موٹر سے نکل کر ذرا چہل قدمی ہی کر لیں۔

پھر اس وقت دنیا میں جو بے اطمینانی پیدا ہو رہی ہے۔ وہ زیادہ تر اسی وجہ سے ہے کہ بڑے بڑے دولتمند عوام کی نگاہوں میں کھٹکنے لگے ہیں۔ اشتراکیت کی ہولناکیاں اسی کا ردّ عمل ہیں۔

ایسے لوگ اگر مادہ پرستی کو چھوڑ کر خدا پرستی کی طرف متوجہ ہوں تو یقیناً موجودہ فتنہ و فسادات میں بہت کمی ہو سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا علاج نہ تو اشتراکیت کر سکتی ہے۔ اور نہ کوئی اور ازم کر سکتا ہے۔ دنیا نے آج تک بہت سے ازم آزما کر دیکھ لئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک سب کی آنکھیں حقیقت کی طرف سے بند ہیں۔ یہ حقیقت کہ قرآن کریم کی تعلیمات میں اس کا حل موجود ہے۔ اس کی طرف ابھی لوگ توجہ دینا اپنی دانشمندی کے منافی خیال کرتے ہیں۔

اسلام نے جو اقتصادی نظام پیش کیا ہے۔ اس میں دولتمندی اور فقر کی تفریق کو یکدم ختم کر دیا ہے۔ نہ صرف نماز ہی میں ہوتا ہے۔ کہ ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

بلکہ اسلام تمام مصنوعی بڑائی کو ختم کر دیتا ہے۔ نہ صرف نسل و رنگ کا قلع قمع کرتا ہے۔ بلکہ اسلام میں دولت مندی کوئی ایسی چیز نہیں جس سے ایک انسان کو دوسرے انسان پر فوقیت حاصل ہوتی ہو۔ اسلام نے فوقیت کا معیار صرف تقویٰ قرار دیا ہے۔ اگر دولت مند تقویٰ اختیار کرے۔ تو دوسروں کے لئے سانپ نہیں بن سکتا۔ اور اسی طرح اگر ایک مفلس تقویٰ کو اختیار کرتا ہے۔ تو اس کا وجود ہزاروں بڑے دولتمند پر بھاری ہو جاتا ہے۔ قناعت ایک ایسی دولت ہے۔ جو صرف مفلسوں کو ہی اطمینان قلب نہیں بخشتی۔ بلکہ دولتمندوں کو بھی دولتِ اطمینان سے مالا مال کر دیتی ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صدقہ دے کر آگ سے بچو

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ۔ حضرت عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دے کر آگ سے بچو۔ خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی کیوں نہ استطاعت ہو۔

ہمارا دیار

جو چشم وا سے ہمارا دیار دیکھو گے
تو مصطفےٰ کے چمن کی بہار دیکھو گے

جو ہوتی جاتی ہے کمزور عقد جلِ متیں
یہاں وہ عقد بہت استوار دیکھو گے

یہاں ہے پختہ و مضبوط دیں کا شیرازہ
وگرنہ ہر جگہ تم انتشار دیکھو گے

یہاں معاشرہ میں زلزلے نہیں آتے
یہاں سکوت و سکون و قرار دیکھو گے

یہ ہیں تمام خلافت کی برکتیں تنویر
ہر اک کو دوسرے کا غمگسار دیکھو گے

تنویر

جرمنی اور اسلام

• اسلام سے ابتدائی تعارف • قدیم جرمن مفکرین کے اسلام کے بارہ میں خیالات

• احمدیہ مشن کا قیام • موجودہ جرمن مفکرین کے خیالات میں خوشگوار تبدیلی

(مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ اسلام مقیم ہمبرگ مغربی جرمنی)

(۲)

ازمنہ وسطیٰ میں جرمن مفکرین کے اسلام کے بارہ میں خیالات

صلیبی جنگوں کے بعد دیگر یورپین مفکرین کی طرح جرمن مفکرین نے بھی اسلام کے بارہ میں سنجیدگی سے سوچنا شروع کر دیا جس کا اثر مثبت و منفی دونوں رنگ میں ظاہر ہوا۔ نیز خاصی تعداد میں لٹریچر بھی شائع ہونا شروع ہوا جن میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صرف چند حوالہ جات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) ایک جرمن سیاح جس کا نام Burchard بتایا جاتا ہے نے ۱۲۸۳ء میں مختلف اسلامی ممالک کا سفر کیا اس نے اپنے اس سفرنامہ میں اس بات کا ذکر کیا کہ مسلم ممالک میں عیسائیوں کو باقاعدہ مذہبی آزادی حاصل ہے۔ وہ چرچوں میں جاتے اور اپنی عبادت کرتے ہیں۔

(۲) پندرھویں صدی کے مشہور جرمن فلاسفر و مؤرخ Nicholas نے کئی سال تک قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب میں سے ایسا مواد جمع کرنے کی کوشش کی جن سے آپس میں تضاد ظاہر ہوتا تھا۔ اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ تا مسلمانوں کو ان کی تعلیم کے نقائص بتا کر عیسائیت کی طرف راغب کرے۔

اس زمانہ میں ترکوں کی یکے بعد دیگرے فتوحات سے پھر ایک بار یورپ میں ہلچل مچ گئی اور انہیں روکنے کے لئے مختلف تجاویز ہونے لگیں۔ چنانچہ اس ضمن میں اسی جرمن فلاسفر نے یہ تجویز پیش کی کہ مختلف اسلامی ممالک سے عیسائی تاجروں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے جن سے اسلام کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کر کے چند با اثر لوگوں کو مغربی ممالک سے اسلامی ممالک میں بھجوا کر مسلمانوں اور عیسائیوں کی ایک مشترکہ کانفرنس کے لئے مسلمان حاکموں کو آمادہ کیا جائے اور اس طرح آپس میں باہمی اختلافات کو حل کیا جائے۔

(۳) مارٹن لوتھر:۔ اس جرمن مفکر نے سولہویں صدی میں کیتھولک مشن کو جرمنی میں Reform کرنے کی کوشش کی۔ آخر سترھویں صدی کے شروع میں عیسائیت دو گروہوں میں بٹ گئی۔ (۱) پروٹسٹنٹ یونین (۲) کیتھولک لیگ۔ ان کے باہمی اختلافات کے نتیجہ میں مذہبی جنگ چھڑ گئی جو ۱۶۱۸ء سے ۱۶۴۸ء تیس سال تک جاری رہی۔ اس جنگ میں اکثر یورپین ممالک نے حصہ لیا۔ جرمنی کا اکثر حصہ تباہ ہو گیا۔ آبادی بہت کم ہو گئی اور مالی حالت ناگفتہ بہ حالت اختیار کر گئی — اس شخص کو پروٹسٹنٹ عیسائی حلقہ میں اہم پوزیشن حاصل ہے۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے بائیبل کو لاطینی زبان سے جرمن زبان میں ترجمہ کیا اور جرمن لٹریچر میں ایک مفید اضافہ کیا۔ لوتھر سے پہلے دفتری تحریری جرمن زبان کوئی نہ تھی بلکہ مختلف لوگ مختلف طریقوں سے لکھتے تھے وسطی جرمنی کا لہجہ جس میں لوتھر نے بائیبل کا ترجمہ کیا آج کی تحریری زبان کے لئے ایک بنیاد ثابت ہوا — یہ خیال کہ لوتھر نے سب سے پہلے قرآن مجید کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا تھا درست نہیں ہے!

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسے کیتھولک مشن کو Reform کرنے کا خیال کیونکر پیدا ہوا؟ اس سوال کا سادہ الفاظ میں جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ شخص اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو چکا تھا بجائے اس کے کہ وہ برملا طور پر اسلام کو اختیار کر لیتا اس نے اسلامی تعلیمات کو عیسائی مذہب میں داخل کر کے اسے ایک نئی شکل دینے کی کوشش کی۔

۱۔ قرآن مجید جو اس وقت تک لاطینی زبان میں ترجمہ ہو چکا تھا اس کی ایک کاپی اس کے پاس موجود تھی جس کا وہ مطالعہ کیا کرتا تھا۔

۲۔ اسلام کا نظریہ "اسلام میں رہبانیت نہیں" کا اس پر خاص اثر تھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے بعد میں Priests کی جگہ Preachers مقرر کئے اور انہیں باقاعدہ شادی کرنے کی بھی اجازت دے دی۔

۳۔ عبادت گاہوں میں مسیحؑ اور مریمؑ کی تصاویر بنانے اور لٹکانے سے منع کرنا بھی اسلامی تعلیم کے اثر کی وجہ سے ہی تھا۔

اس کا خیال تھا کہ مسلمانوں کے خلاف اس وقت تک جنگ کرنا فضول ہے جب تک کہ یورپ خود اپنے گناہ میں مبتلا ہے۔ نیز کہا کہ مسلمان عیسائی کے مخالف نہیں بلکہ عیسائی کے مخالف چرچ میں سے ہے اور وہ خود پوپ ہے۔ ۱۵۴۲ء میں لاطینی زبان میں ترجمہ کردہ قرآن مجید اس کے ہاتھ لگا جس کا اس نے مطالعہ کیا اور اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوا۔

پادری ابراہیم ہنکلمن

یہ شخص ہمبرگ جرمنی کا باشندہ تھا جس نے ۱۶۹۴ء میں قرآن پاک ہاتھ سے لکھ کر باوجود پوپ کی ممانعت کے سب سے پہلے پیش کیا۔ اس کام سے اس کی سخت مخالفت ہوئی۔ حتیٰ کہ بعض لوگوں نے اسے چرچ سے الگ کرنے کے لئے بھی پورا زور لگایا۔ اگرچہ بعد میں ہمبرگ کی مذہبی کونسل کے چیئرمین کی وساطت سے ان کی صلح کرائی گئی مگر مخالفت کی یہ آگ اندر ہی اندر سلگتی رہی اور آخر جان لیوا ثابت ہوئی۔ ۱۱۔ فروری ۱۶۹۵ء کو کسی نامعلوم شخص کے ہاتھوں اسے قتل کر دیا گیا۔ اس کے قتل سے قرآنی اشاعت بند نہیں ہوئی بلکہ کئی اور لوگوں نے اس کام کو اپنے ذمہ لے کر بڑی خوبی سے نباہا جس کا مفصل ذکر خاکسار کے مضمون "جرمن زبان میں قرآن پاک کے تراجم" میں آچکا ہے۔

> "اسلام ایک طاقت ہے جس پر ہمیں ہر لحاظ سے سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے"
>
> (ایک پادری)

LESSING:۔

اس مشہور جرمن فلاسفر کا خیال تھا کہ قرآن کے بارہ میں بہت سے غلط نظریات محض لاعلمی اور سطحی نظر کا نتیجہ ہیں۔ مسٹر Adolf Wahrmund نے اپنی کتاب "اسلام اور ہمبرگ" میں اس جرمن فلاسفر کا ایک قول نقل کیا ہے:۔

"میں کوشش کرتا ہوں کہ یہی میرا اصل مقصد بن جائے کہ قرآن میں سے واضح رنگ میں یہ ثابت کر سکوں کہ اسلام زبردست فطرتی مذہب ہے نیز اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ میں یہ آسانی سے ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا کہ محمدؐ کی تعلیم میں سے ہر ضروری چیز فطرتی مذہب کی بنیاد پر مبنی ہے۔"

نولڈیکے:۔

انیسویں صدی میں اسلام کے بارہ میں شائع ہونے والی کتب میں سے اس جرمن مستشرق Noldeke کی کتب بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ اس نے ایک زبردست کتاب "تاریخ القرآن" لکھی جو بہت مقبول ہوئی۔ اس کتاب میں مصنف نے لکھا کہ:۔

"یورپین علماء کی کوشش اس بارہ میں قطعی طور پر ناکام ہو گئی ہیں کہ قرآن میں بعد کی کوئی تبدیلی ثابت کر سکیں۔"

اس نے ایک کتاب "سیرۃ النبی" کے موضوع پر بھی تحریر کی اور لکھا:۔

"ہمیں محمدؐ کی ذات کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے صرف اس کی زندگی پر بطور نبی۔ منادی اور حاکم ہونے کے ہی غور نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس کی زندگی ہر اس پہلو پر بھی غور کرنا

چاہیئے کہ اس کے متبعین اور دوستوں وغیرہ کے ساتھ روزمرہ کی زندگی میں کیسے تعلقات تھے — جب ہم اس پہلو پر غور کرتے ہیں تو ہمیں لاتعداد ایسے شواہد اور صحیح دلائل ملتے ہیں جو روزِ روشن کی طرح اس پہلو کو بھی ظاہر کرتے ہیں کہ محمدؐ اعلیٰ اخلاق کا مالک تھا۔"

A. Müller :-

اس جرمن مستشرق نے "اسلام مشرق اور مغربی ممالک میں" کے موضوع پر ایک زبردست کتاب لکھی جو آج تک اسلامی لٹریچر میں اعلیٰ مقام پر شمار ہوتی ہے۔ اس شخص کا خیال تھا کہ اگر محض تاریخی نقطہ نگاہ سے ہی حیات النبیؐ کا مطالعہ کیا جاوے تو بھی انسان کو انکار کی گنجائش نہیں رہتی کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایک سچے نبی تھے۔

موجودہ صدی میں مسلمان قوم سے تعلقات

بیسویں صدی سے قبل جرمن قوم کو مسلمان قوم سے بحیثیت مجموعی واسطہ نہ پڑا تھا۔ آخر ایک وقت آیا جبکہ پہلی جنگِ عظیم میں جرمن اور ترک اکٹھے ہو کر دشمن کے خلاف لڑے۔ اس کے نتیجہ میں دونو قوموں کے درمیان آپس میں تعلق بڑھا اور ساتھ ہی ایک دوسرے کے مذہب کو بھی سمجھنے کی کوشش کی جانے لگی جس کا واضح اثر گزشتہ بیس سال میں جنگِ عظیم ثانی کے بعد ظاہر ہوا۔ اس دوسری جنگ کے بعد کثیر تعداد میں مسلم مہاجرین روس۔ بلغاریہ۔ ترکی۔ ایران اور عرب ممالک سے آکر جرمنی کے مختلف حصوں میں آباد ہو گئے — مزید برآں جرمن گورنمنٹ اور ٹرکش گورنمنٹ کے درمیان لیبر معاہدہ کے تحت خاصی تعداد میں مزید ترک جرمنی میں کام کے سلسلہ میں بھی آ گئے۔

دو قوموں کے آپس میں تعلقات کا عملی نتیجہ یہ نکلا کہ جرمنی میں برلن کے قریب Wünsdorf مقام پر جہاں جنگِ عظیم اوّل میں جنگی قیدیوں کا کیمپ تھا جس میں برٹش۔ فرنچ اور رشین فوج میں ملازم شمالی افریقہ۔ انڈیا۔ بلقان ممالک اور روس کے مسلمان سپاہی شامل تھے۔ کے لئے سب سے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ مسجد حاکم ولیم II کے حکم سے تعمیر ہوئی جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں ادا کی جانے لگیں۔ ۱۹۲۴ء میں یہ مسجد بند کرنی پڑی کیونکہ ایک تو یہ عمدہ طور پر تعمیر شدہ نہ تھی اور دوئم اس وقت برلن میں ایک اور مسجد بنانے کا منصوبہ تیار تھا جو آخر ۱۹۲۷ء میں تکمیل کو پہنچا — دوسری جنگِ عظیم کے درمیان اس مسجد کی ذمہ داری ایک مسلم خاتون Mrs. Amina Maller کے سپرد تھی۔ کیونکہ برٹش پاسپورٹ کے ساتھ کسی غیر ملکی کو وہاں ٹھہرنے کی اجازت نہ تھی — دوسری جنگ میں اس مسجد کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ ۱۹۴۵ء میں ایک روسی مسلم کمانڈر نے اس کی مرمت میں کافی دلچسپی لی۔ مگر یہ حصہ مغربی برلن (Allies) کے حصہ میں آجانے کی وجہ سے وہ نوجوان اسے مکمل نہ کر سکا — لیکن اس سے قبل Heidelberg کے قریب Schwetzingen کے مقام پر Duke of Baden کے حکم سے قریباً ڈیڑھ سو سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ قبل ایک مسجد کی تعمیر عمل میں لائی گئی تھی مگر اس کا مقصد محض مشرقی فنِ تعمیر دکھانا تھا۔

احمدیہ مشن کا باقاعدہ قیام

اگرچہ جنگِ عظیم اوّل اور دوئم کے درمیانی عرصہ میں محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کو جرمنی بھجوایا گیا تھا مگر کئی ایک وجوہات کی بناء پر انہیں دوسری جنگ سے قبل ہی واپس جانا پڑا۔ جرمن قوم میں اسلام کے حق میں کافی بیداری پیدا ہو چکی تھی۔ ترجمہ قرآن کی اشاعت کے نتیجہ میں نیز ترکوں کے ساتھ تعلقات کی وجہ سے ایک طبقہ آہستہ آہستہ اسلام کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔ ۱۹۳۸ء میں ایک جرمن مسلم عمر Schubert کی زیرِ نگرانی ایک مسلم جماعت کی تشکیل عمل میں لائی گئی تھی جو جنگِ عظیم کے بعد جماعتِ احمدیہ سے ملحق ہو گئی۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے سوئٹزرلینڈ سے ہمارے مبلغ وقتاً فوقتاً ہمبرگ میں آیا کرتے تھے۔ آخر جنوری ۱۹۴۹ء میں حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد کے ماتحت محترم چوہدری عبداللطیف صاحب کو باقاعدہ طور پر جرمنی کے لئے بطور مبلغ بھجوایا گیا۔ چونکہ ہمبرگ میں پہلے ہی ایک جماعت موجود تھی لہذا آپ نے حالات کے پیشِ نظر اس جگہ کو ہی اپنا ہیڈ کوارٹر منتخب کر کے قیام کیا —

اس طرح احمدیہ مشن کا باقاعدہ اجراء ہوا۔ اور منظم رنگ میں تبلیغِ اسلام کا کام عمل میں آنے لگا۔ ۱۹۵۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بنفسِ نفیس تشریف لائے۔ تبلیغی کام کا جائزہ لینے کے بعد آپ نے جرمنی میں زیادہ سے زیادہ مساجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حسبِ ارشاد کوشش جاری رکھی گئی جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب صورت میں رونما ہوئی اور آخر کار ۱۹۵۷ء میں ہمبرگ میں "فضلِ عمر مسجد" کی تعمیر عمل میں آئی۔ اس کے دو سال بعد اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے فرنکفورٹ کے مقام پر ۱۹۵۹ء میں ایک اور خانۂ خدا تعمیر کیا گیا۔ مساجد کی تعمیر کے ساتھ جہاں کام کی وسعت ہوتی چلی گئی وہاں ساتھ ہی مبلغین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اخبارات۔ ریڈیو ٹیلی ویژن۔ پبلک لیکچروں اور پرائیویٹ میٹنگوں کے ذریعہ اسلام کا نام بار بار لوگوں کے سامنے آنے لگا جس سے جرمن قوم میں اسلام کے بارہ میں دلچسپی بڑھنی شروع ہوئی — نیز ۱۹۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے وسیع رنگ میں ریڈیو اخبارات اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ جرمنی کے کونے کونے میں اسلام کا نام پہنچا — جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے کہ جنگِ عظیم ثانی کے بعد ایک کثیر تعداد میں مسلمان متفرق ممالک سے آکر جرمنی میں آباد ہو گئے تھے۔ اس تعداد کے بڑھنے کے ساتھ مساجد جو مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور اشاعتِ دین کا ایک اہم مرکز و ذریعہ ہیں ان کی تعداد میں بھی اضافہ ہونا شروع ہوا جن کی تعداد اس وقت سات ہے اور جرمنی کے مختلف شہروں مثلاً ہمبرگ فرنکفورٹ۔ برلن۔ میونخ۔ آخن اور Schwetzingen میں بنائی گئی ہیں۔

— جرمن سرزمین پر اُبھرنے والے ان اسلامی عبادت خانوں میں اللہ کا نام لیا جاتا ہے عیسائی چرچوں میں گھنٹی کی آوازوں کے ساتھ ساتھ میناروں سے مؤذن کی آواز بھی سُنائی دیتی ہے جو مسلمانوں کو نماز کے لئے پکار رہا ہوتا ہے۔

مساجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ لٹریچر کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کی اشاعت بھی جاری رکھی گئی۔ اسلامی تعلیم کو جاننے کا سب سے اہم ذریعہ قرآنِ مجید کو جرمن زبان میں عربی متن اور دیباچہ (مصنفہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کے ساتھ شائع کیا گیا جو بڑا مقبول ہوا — عام طور پر جرمن اور سوئس مشن دونوں ملکوں میں ایک ہی زبان بولی جانے کی وجہ سے اکٹھا ہی لٹریچر شائع کرتے ہیں۔ علاوہ قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کی اشاعت کے ایک ماہوار رسالہ "دی اسلام" بھی شائع ہوتا ہے جس میں اسلامی تعلیم سے متعلقہ مضامین شائع کر کے لوگوں کو اسلام سے روشناس کرانے نیز اسلام کے متعلق پیدا شدہ غلط خیالات کو دُور کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اس کے علاوہ ممبرانِ جماعت کی تربیت کے پیشِ نظر "احمدیہ گزٹ" کے نام سے ایک بلٹن ماہوار شائع کیا جاتا ہے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت۔ مرکز سلسلہ۔ بیرونی مشنوں کی خبروں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ (باقی)

تحریکِ تعلیم القرآن اور لجنات اماء اللہ

(حضرت سیدہ امۃ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۶۶ء میں جماعت کے سامنے یہ تجویز پیش فرمائی تھی کہ تین سال کے عرصہ میں جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہ جائے جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔ عنقریب مجلس مشاورت منعقد ہو رہی ہے جس میں یہ رپورٹ پیش کرنی ہے تمام لجنات فوری طور پر مطلع کریں کہ ان کی ممبرات کی تعداد کیا ہے؟ اس تین سال کے عرصہ میں کتنی عورتوں اور بچوں بچیوں کو قرآنِ مجید پڑھایا؟ کتنی مستورات کو ترجمہ پڑھایا گیا۔ اور کیا اب ان کے شہر قصبہ یا دیہات میں کوئی عورتیں ایسی ہیں جو ناظرہ نہیں جانتیں۔ اور ان کے لئے کیا کوشش کی گئی؟ یہ رپورٹ جلد سے جلد مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

قسط نمبر ۳

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی یادیں

(از محترمہ محمودہ رشید صاحبہ اہلیہ میاں رشید ظفر صاحب ٹورنٹو کینیڈا)

اگلے دن میرے بڑے جیٹھ محمد منیر میاں اور محمد عباس میاں پہنچے اور انہیں دیکھ کر ہمیں کچھ ڈھارس ہوئی۔ محمد منیر میاں صاحب نے فوراً Funeral Home والوں سے رابطہ قائم کیا اور وہ لوگ ابا جان مرحوم کی نعش کو ہسپتال سے Funeral Home لے گئے۔ جہاں ابا جان مرحوم کو آخری غسل دیا گیا اور وہ کفن پہنوایا گیا۔ جو میں نے خود گھر سیا تھا۔ (کیونکہ یہاں یہ لوگ تو سوٹ اور ٹائی میں ہی دفن کرتے ہیں)

خدا کے فضل و کرم سے تمام انتظام مکمل ہو گئے۔ تو جمعرات بتاریخ ۳۰ جنوری ان کے دیدار کی اجازت ملی۔ اس دن ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی شام کے قریب تمام افراد خاندان وہاں پہنچے۔ اندر بلا کی خاموشی تھی۔ دھیمی دھیمی مدھم سی روشنی ماحول کو افسردہ کئے دیتی تھی۔ ہم لوگ بوجھل دل اور لڑکھڑاتے قدموں سے آہستہ آہستہ اندر داخل ہوئے سامنے ایک اونچی میز پر ابا جان مرحوم کا تابوت رکھا تھا۔ سر کے جانب اور پیروں کی جانب دو اونچے لیمپ روشن تھے۔ تابوت کا ڈھکن کھلا ہوا تھا اور ابا جان کا اوپر کا تمام دھڑ شیشے میں سے نظر آ رہا تھا کس قدر پرسکون چہرہ تھا معصومیت لئے ہوئے۔ تابوت کے قریب جا کے سلام کیا۔ جو رب میں خاموشی تھی۔ دل تڑپ گیا۔ اور نگاہیں ابا جان کے پیارے چہرے پر جم کے رہ گئیں۔ دل کہتا تھا خوب جی بھر کے دیکھ لوں۔ یہ پیارا اور شفیق چہرہ تو اب منوں مٹی کے نیچے جا چھپے گا اور پھر ترستی اور متلاشی نگاہیں انہیں کبھی نہ دیکھ سکیں گی۔ تابوت کے قریب اماں جی نے قرآن مجید کی چند آیات تلاوت کیں اسی محترم خلیفہ عزیز صاحب نے بھی کافی آیات تلاوت کیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۳۱ تاریخ بروز جمعہ وہیں پر ابا جان مرحوم کی نماز جنازہ ادا ہوئی جس میں احمدی احباب تقریباً ستر کے قریب شامل ہوئے تھے جو کہ مانٹریال۔ ہملٹن۔ برنٹ فورڈ اور ٹورنٹو سے تشریف لائے تھے۔ اسی دن میرے سب سے بڑے جیٹھ ڈاکٹر محمد طاہر میاں پورٹ لینڈ سے آ گئے۔ نماز جنازہ ابا جان کے مخلص دوست محترمی اصغر حسین خان صاحب نے پڑھائی (اس ضمن میں میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرنا چاہتی ہوں۔ محترمی اصغر حسین خان صاحب کی شادی کو پانچ چھ سال گزر چکے تھے اور ابھی کوئی اولاد نہیں تھی۔ انہوں نے اور لوگوں سے بھی دعا کروائی لیکن خاص طور پر ابا جان مرحوم سے دعا کی درخواست کی۔ ابا جان نے بہت دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔ ابا جان نے انہیں بتایا کہ جلد ہی آپ کو اللہ تعالیٰ اولادِ نرینہ عطا کرنے والا ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کے سال بعد انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا کیا۔ جو اب غالباً آٹھ۔ نو ماہ کا ہے)۔

یکم فروری بروز ہفتہ افراد خاندان اور احباب جماعت اپنی کاروں میں Funeral Home گیارہ بجے کے قریب پہنچے تابوت لمبی سیاہ کار میں رکھا گیا۔ چاروں طرف چھوٹے چھوٹے سیاہ پردے لٹک رہے تھے پچھلی کاروں میں ہم تمام لوگ ایئرپورٹ کی طرف روانہ تھے۔ ایئرپورٹ پر اجتماعی دعا ہوئی ۲½ بجے ہوائی جہاز ابا جان مرحوم کے تابوت کو لے کر فضا میں اٹھا اور ہمارے دل غم سے بیٹھ گئے دل سے دعائیں نکلتی رہیں کہ اے میرے خدا۔ ابا جان تو رب تیرے حوالے ہوئے۔ یہ تیری ہی امانت تھی۔ تو نے واپس لے لی۔ لیکن اب ہمارے دلوں کو صبر اور قرار دے کہ تو نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیار اور عشق میں سرشار رہتے تھے۔ جو حضرت المصلح الموعودؓ کی علامی میں ہی فخر کرتے تھے۔ اب ان پر اپنا فضل کر اپنی رحمت بے پایاں کے صدقے میں اسے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

آمین

"وقف جدید" کے ماتحت "غیر مسلموں میں تبلیغ" کے پروگرام میں حصہ لینے والی جماعتیں

احباب جماعت اور عہدیداران حضرات کی خدمت میں اطلاع کی جاتی ہے کہ ۱۹۶۸ء کے دوران میں اور ۱۹۶۹ء میں ۱۰ مارچ ۶۹ء تک۔ حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے ان کے نام کے سامنے لکھی ہوئی رقوم۔ غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے لئے موصول ہوئی ہیں۔ مگر یہ رقوم ان جماعتوں کے وعدوں کے بالمقابل نہایت قلیل ہیں۔ اور پھر ان کی وصولی کی رفتار بھی تسلی بخش نہیں۔ فوری ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ اس عظیم الشان مہم میں حصہ لیں۔ اور مشاورت کے موقعہ پر جو بجٹ اس غرض کے لئے خود انہوں نے مقرر کیا تھا اسے جلد از جلد پورا فرما دیں۔

۱	جماعت احمدیہ	کراچی	۱۷۰۰ — ۰۰
۲	جماعت احمدیہ	حسن ابدال	۲۵ — ۰۰
۳	"	باغبانپورہ لاہور	۴۱ — ۰۰
۴	"	لودھراں	۵۰ — ۰
۵	"	مزنگ لاہور	۷۳ — ۰۰
۶	"	ڈیرہ غازیخاں	۱۵ — ۰۰
۷	"	سرگودھا	۲۶۵ — ۰۰
۸	"	مدینہ کالونی والٹن	۴ — ۰۰
۹	"	لائل پور	۱۰ — ۰۰
۱۰	"	کوٹلی آزاد کشمیر	۱۰۱ — ۰۰
۱۱	"	نیلہ گنبد لاہور	۳۲ — ۰۰
۱۲	"	کینال پارک لاہور	۵ — ۰۰
۱۳	"	سول لائنز	۱۹۵ — ۰
۱۴	"	سیالکوٹ	۱۳ — ۰۰
۱۵	"	بہاول نگر	۷۰ — ۰۰
۱۶	"	دھرم پورہ لاہور	۴ — ۰۰
۱۷	"	سنت نگر لاہور	۲۶ — ۰۰
۱۸	"	ملتان	۳ — ۵۰
۱۹	"	ملتان	۲۵ — ۰۰
۲۰	"	محمد نگر لاہور	۵۰ — ۰۰
۲۱	"	مصری شاہ لاہور	۲۵ — ۰۰
۲۲	"	پیراں غائب	۱۱ — ۵۰
۲۳	"	ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰۰ — ۰۰
۲۴	"	پرانی انارکلی لاہور	۶ — ۱۰
۲۵	"	بھاٹی گیٹ لاہور	۱۱ — ۰۰
۲۶	"	گنج منپورہ	

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا: میرے بھائی نجیب اللہ خان سندھ میں بوجہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار مظفر حسین دارالیمن ربوہ)

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کی تعمیر کیلئے عطیہ جات

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر منور احمد صاحب)

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر ہسپتال کی عمارت کی تعمیر کے لئے یکم جنوری سے پندرہ مارچ تک قوم کو عطیہ بھجوائی ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان سب کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ (ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۱۔ مکرم بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ		۲۰۷ — ۰۰
۲۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ		۱۸ — ۰۰
۳۔ ڈاکٹر احسان الحق صاحب راولپنڈی		۵۰ — ۰۰
۴۔ امتہ المالک صاحبہ راولپنڈی		۱۰ — ۰۰
۵۔ چوہدری محمد حسین صاحب آف جھنگ کراچی		۱۰ — —
۶۔ شیخ محمد شفیع صاحب	"	۵۰۰ — ۰۰
۷۔ طیبہ مبارکہ صاحبہ	"	۸ — ۰۰
۸۔ اصغری مبارکہ صاحبہ بذریعہ والد شیخ لطف الرحمان انور صاحب جج فیملی کورٹ وزیر آباد		۵۰ — ۰۰
۹۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ		۵۰ — ۰۰
۱۰۔ محمد یعقوب صاحب امین جماعت احمدیہ سیالکوٹ		۳۸ — ۰۰
۱۱۔ سید مبشرات احمد صاحب		۱۰۰ — ۰۰
۱۲۔ ناصرات احمدیہ لاہور		۵۰ — ۰۰
۱۳۔ مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی		۱۰ — ۰۰
۱۴۔ نثار احمد شہید احمد اشرف صاحبان راولپنڈی		۱۰ — ۰۰
۱۵۔ میاں محمد عالم صاحب	"	۶ — ۰۰
۱۶۔ ماسٹر حسن دین صاحب عارف والہ		۶ — ۰۰
۱۷۔ محمود احمد مصطفیٰ صاحب اوکاڑہ		۲۵ — —
۱۸۔ مسعود اختر صاحب سرگودھا		۵ — ۰۰
۱۹۔ اہلیہ صاحبہ عبد الرحیم صاحب پراچہ سرگودھا		۵ — ۰۰
۲۰۔ بیگم صاحبہ عبد اللطیف صاحب	"	۱۰ — ۰۰
۲۱۔ رشید اختر صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
۲۲۔ وسیم احمد صاحب	"	۵ — ۰۰
۲۳۔ عبد الرحمان صاحب	"	۵ — ۰۰
۲۴۔ محمد دین صاحبہ	"	۵۰ — ۰۰
۲۵۔ عبد اللطیف صاحب پراچہ	"	۳۵ — ۰۰
۲۶۔ امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ چوہدری مظفر احمد صاحب		۵ — ۰۰
۲۷۔ ملک صفدر علی صاحب	کراچی	۹ — ۰۰
۲۸۔ زکیہ خاتون صاحبہ	"	۲۱ — ۰۰
۲۹۔ چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب	"	۵ — —
۳۰۔ از لجنہ اماء اللہ گوٹھ چوہدری غلام		۲۰ — ۵۰
۳۱۔ شریف احمد صاحب	چٹاگانگ	۱۰ — ۰۰
۳۲۔ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب (برائے تعمیر کمرہ)		۱۰۰۰ — —
۳۳۔ ملک منظور احمد خان صاحب سکرٹری مال سمن آباد لاہور		۵ — ۰۰
۳۴۔ لجنہ اماء اللہ نورنگہ فارم		۱۰ — ۰۰
۳۵۔ " " سانگلہ ہل		۷ — ۰۰
۳۶۔ کیپٹن محمد اکبر صاحب ایبٹ آباد		۱۰ — ۰۰
۳۷۔ بشارت احمد صاحب سکرٹری مال سلطانپورہ لاہور		۱۰ — ۰۰
۳۸۔ شریف بیگم اہلیہ چوہدری محمد اشرف صاحب سول لائن لاہور		۲۰ — ۰۰

قربانی کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

۱۔ "یاد رکھو مومن جب ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے تو پھر خواہ کچھ ہو اسے آخر تک نبھاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ استقلال ہی اصل چیز ہے اور استقلال کے معنے یہ ہیں کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جائے مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا اس سے کیا یہ امید ہو سکتی ہے کہ وہ آئندہ آنے والی بڑی قربانیوں کو پورا کر سکے گا۔"

۲۔ "ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے اور جہاں جہاں ہم تبلیغ کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی۔ اور اسلام کے نشانات بھی قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آسان لائحہ عمل تجویز فرمایا تھا۔ اگر جماعت کے تمام افراد استقلال کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے اس لائحہ عمل پر عمل پیرا ہو جائیں تو زمین کے کونے کونے میں اللہ تعالیٰ کے گھر تعمیر کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فرض کی ادائیگی کے لئے کما حقہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

سابقون کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید کے مالی جہاد میں اخلاص اور استقلال سے حصہ لینے والوں کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے دعا کے متعدد مواقع پیدا کرنے کا طریق رائج فرمایا تھا۔ ان مواقع میں سے ایک ۲۹ رمضان کی تقریب ہے۔ جو کہ امسال گزر چکی ہے۔ دوسرا موقع ان کے لئے ۳۱ مارچ (۳۱ مارچ کا دن ہے) ہے جس کے متعلق حضور رضی اللہ عنہ کا ارشاد تھا:۔

"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ پس جو مخلصین ۲۹ رمضان تک اپنے چندے ادا نہیں فرما سکے وہ ۳۱ مارچ (۳۱ مارچ) سے پہلے ادا فرما کر دعاؤں کے اس قیمتی موقع سے مستفیض ہوں۔"

سیکرٹریان تحریک جدید کو چاہیئے کہ ۳۱ مارچ کے معاً بعد ایسے دوستوں کی فہرست مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

۳۹۔ بابو محمد عالم صاحب سکرٹری مال سرگودھا		۱۹ — ۰۰
۴۰۔ ابرار حسین صاحب ماچس فیکٹری شاہدرہ		۵ — ۰۰
۴۱۔ چوہدری صلاح الدین صاحب کینال پارک لاہور	"	۵ — ۰۰
۴۲۔ " منور احمد صاحب	راولپنڈی	۵ — ۰۰
۴۳۔ طارق محمود صاحب	"	۲۰ — ۰۰
۴۴۔ محمدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب مرحوم ربوہ برائے تعمیر ہسپتال واڑڈ		۱۰۰ — ۰۰
۴۵۔ اے منیر خان صاحب رحیم یار خان	"	۱۰۰ — ۰۰
۴۶۔ میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب دوالمیال		۱۰۰ — —
۴۷۔ سید وسیم احمد صاحب برٹن انگلینڈ		۱۶ — —
۴۸۔ حضرت " نواب مبارکہ بیگم صاحبہ		۵۰ — ۰۰

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گورنر کے عہدہ کا حلف

لاہور ۲۱ مارچ۔ مغربی پاکستان کے نئے گورنر مسٹر یوسف ہارون نے کل اپنے عہدہ کا حلف اٹھا لیا۔ اس سلسلہ میں گورنر ہاؤس میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ چیف سیکرٹری مسٹر بی اے قریشی نے گورنر کا پروانہ تقرری پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد عدالت عالیہ کے چیف جسٹس وحید الدین احمد نے حلف وفاداری کی رسم ادا کی۔

گورنر یوسف ہارون کی نشری تقریر

لاہور ۲۱ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر یوسف ہارون نے کہا ہے کہ طلباء مزدوروں اور کسانوں کے مسائل اولین توجہ کے مستحق ہیں اور وہ ان طبقوں کے نمائندوں کے مشورے سے ان مسائل کو حل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

مسٹر یوسف ہارون نے جو گورنر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد ریڈیو پاکستان پر قوم سے خطاب کر رہے تھے۔ اعلان کیا کہ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی رائے قائم کرنے سے قبل وہ ان طبقوں کے نمائندوں سے ذاتی طور پر رابطہ قائم کریں گے اور بہت جلد صوبے کے مختلف علاقوں اور کسانوں اور مزدوروں کے نمائندوں کی کانفرنس طلب کریں گے۔ گورنر اس بات پر زور دیا کہ ملک میں آزادانہ انتخابات کرانے کے لئے امن و امان بحال کرنا ضروری ہے۔ عوام کو اس معاملہ میں حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے انہوں نے کہا کہ وہ قائداعظم کے اصولوں کے مطابق جمہوری بنیادوں پر آزادانہ منصفانہ انتخابات کرانے کی پوری کوشش کریں گے۔

مسٹر یوسف ہارون نے کہا کہ بعض حلقوں کی طرف سے لوگوں کو تشدد پر اکسانے اور مکانات جلانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں ان پر ملک کے ہر شہری کو تشویش ہے۔ انہوں نے کہا ایسے تمام افراد کو یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ اپنے ہی ملک کے افراد کے سامان کو تباہ کرنا قوم کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ اور ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ لوگوں کو اپنے نقطہ نظر کا حامی بنانے کے لئے تشدد کی دھمکی دینا اور خوف و ہراس پھیلانا جمہوریت کے منافی ہے۔

گورنر نے کہا کہ ملک اس وقت تاریخ کے ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے عوام نے اس وطن کے قیام کے لئے بے مثال قربانیاں دی تھیں۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ وطن کو جو مسائل درپیش ہیں انہیں حل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا میں اس بڑی ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے عجز و انکسار کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں کہ پوری تندہی سے عوام کی خدمت کروں گا۔ اور اپنے فرائض عدل و انصاف کے اسلامی اصولوں کے مطابق انجام دوں گا

سرکاری افسر اور عوام کے مسائل

لاہور ۲۱ مارچ۔ مغربی پاکستان کے نئے گورنر مسٹر یوسف عبد اللہ ہارون نے سرکاری افسروں پر زور دیا ہے کہ وہ صوبے کے عوامی مسائل حل کرنے پر فوری طور پر اور سب سے زیادہ توجہ دیں

وہ گورنر کے عہدہ کا حلف اٹھانے کے فوراً بعد گورنر ہاؤس میں سینئر سرکاری افسروں سے ایک مختصر خطاب کر رہے تھے۔

مسٹر یوسف ہارون نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ افسروں کو عوام کی رسائی سے باہر نہیں ہونا چاہیئے۔ اپنے کام کو بلا تاخیر انجام دینا چاہیئے۔ اور عوام کے مسائل کے سدباب کے لئے فوری طور اقدامات کرنے چاہئیں۔

آئین میں ۹۳ ترامیم کی جائیں گی

راولپنڈی ۲۱ مارچ۔ مرکزی وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر ایس ایم ظفر نے کہا ہے کہ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر نئی منتخب اسمبلیاں ۲۳ مارچ ۱۹۷۰ء سے کام شروع کر دیں گی۔ اس سے قبل صدر ایوب خان اپنے پانچ سال کا عرصہ ختم ہونے کی وجہ سے صدارت کے عہدہ سے الگ ہو جائیں گے۔ مسٹر ایس ایم ظفر کلاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے آئین میں مجوزہ ترامیم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ گول میز کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق بالغ رائے دہی پر انتخابات اور وفاقی پارلیمانی نظام کی بحالی کی غرض سے آئین میں ۹۳ ترامیم کی جائیں گی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وفاقی پارلیمانی نظام کے ساتھ صوبائی خود مختاری لازمی چیز ہے۔

فہرست مجاہدین تحریک جدید ضلع گوجرانوالہ

جنہوں نے ۲۹ ماہ تبلیغ المبارک تک چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کر دیا ہے:۔

۱	مکرم مولوی محمد علی صاحب	نوشہرہ ورکاں	۱۰-۲۵ روپے
۲	مکرم محمد صادق صاحب	"	۴۵-۰۰ روپے
۳	مکرم منشی عبدالرحمٰن صاحب	ترگڑی	۲۰-۰۰ روپے
۴	مکرم حاجی عنایت اللہ صاحب	ترگڑی	۱۳-۰۰ روپے
۵	مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب معلم وقف جدید	گرمولہ ورکاں	۲۱-۲۵ روپے
۶	مکرم ڈاکٹر شیخ محمد عبد اللہ صاحب ہاگرا فارمیسی	وزیر آباد	۸۰-۰۰ روپے
۷	مکرم سید اعجاز عباس رضوی	رسول نگر	۱۶-۵۰ روپے
۸	مکرم میاں بشیر احمد صاحب	علی پور چٹھہ	۱۲-۰۰ روپے
۹	محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب	"	۱۲-۰۰ روپے
۱۰	مکرم میاں احمد دین صاحب	"	۱۲-۰۰ روپے
۱۱	مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب	"	۱۱-۰۰ روپے
۱۲	مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	"	۱۲-۰۰ روپے
۱۳	مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب	"	۱۷-۷۵ روپے
۱۴	مکرم نور محمد صاحب مرحوم	سرکوٹ ثانی	۱۰-۰۰ روپے
۱۵	مکرم شریف احمد صاحب ولد میاں امام الدین صاحب	"	۲۰-۲۵ روپے
۱۶	مکرم میاں نواب الدین صاحب ولد میاں محمد اسماعیل صاحب مع لواحقین		۱۶-۱۹ روپے
۱۷	مکرم غلام رسول صاحب معلم اصلاح وارشاد	ڈاہر الوالی	۱۷-۰۰ روپے
۱۸	مکرم میر عبد اللطیف صاحب	تلونڈی راہوالی	۵-۰۰ روپے
۱۹	مکرم کرم داد صاحب	تلونڈی کھجور والی	۲۳-۰۰ روپے
۲۰	محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ	چک پٹھان	۲۵-۰۰ روپے
۲۱	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد تقی صاحب	چک پٹھان	۸-۷۵ روپے
۲۲	حنیف احمد صاحب ولد قادر بخش صاحب		۱۱-۳۷ روپے
۲۳	والدین مرحومین سلطان احمد مجاہد۔	چک چٹھہ	۱۰-۱۲ روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے اکثر مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹ کارگزاری یا تو بالکل نہیں آتی اگر آتی ہے تو بڑی بے قاعدگی سے جب تک کسی مجلس کے کاموں کی رپورٹ مرکز کو وصول نہ ہو مرکز ان کے کام سے ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اول مجلس کو منظم و مستحکم کریں اور مرکز کی ہدایات کے مطابق کام کریں۔ دوم مجلس کے کاموں کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے طبع شدہ فارم پر جو دفتر مرکزیہ سے منگوائے جا سکتے ہیں ارسال کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بواسیر کی مجرب و زود اثر دوا پائلز کیور ۱۰/
نمونہ کی ایک خوراک اور پمفلٹ بلا ڈاک خرچ بالکل مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

روزنامہ الفضل ربوہ
میں
اشتہار
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

مومن وہی ہیں جو لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کے مصداق ہوتے ہیں

جب بھی خدا کی طرف سے آواز بلند ہوتی ہے وہ بلا توقف اُس آواز کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النور کی آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"اسلام کہتا ہے کہ ہمیں تمہارے دُنیا کمانے پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر مثلاً تبلیغ کا وقت آجائے اور یہ فیصلہ کیا جائے کہ جماعت کا ہر فرد تبلیغ کے لئے وقت دے اور اس وقت کوئی شخص کہے کہ میں تبلیغ کے لئے کس طرح وقت دے سکتا ہوں۔ میں اگر وقت دوں تو میری دکان کا نقصان ہوتا ہے تو اسلام کہے گا یہ تجارت تمہارے لئے جائز نہیں، یا اگر کوئی کارخانہ دار کہے کہ میں کس طرح تبلیغ کے لئے باہر جا سکتا ہوں میں اگر باہر جاؤں تو کارخانے کا تمام کام درہم برہم ہو جائے گا۔ تو اسلام کہے گا ایسا کارخانہ تمہارے لئے جائز نہیں پس مومن وہی ہیں جو لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کے مصداق ہوتے ہیں یعنی تجارت اور بیع ان کو اللہ تعالےٰ کے ذکر سے نہیں روکتی بلکہ جب بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز بلند ہوتی ہے ایک مومن تاجر ایک مومن کارخانہ دار ایک مومن صناع اپنی تجارت اور اپنے کارخانہ اور اپنی صنعت کو چھوڑ کر اس آواز کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے احکام کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

ایک شرط اسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (التوبہ ع ۵) یعنی وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اسے خرچ نہیں کرتے ایسے لوگوں کو تُو دردناک عذاب کی خبر دے دے اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو شخص روپیہ کماتا اور اسے غلّے میں بند کر دیتا ہے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اسے خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ ایسا شخص اسلامی نقطۂ نگاہ سے مومن نہیں کہلا سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مومن بھی اپنی تجارتوں کو بڑھاتا ہے اور اگر وہ اپنی تجارت کو ترقی نہیں دے گا تو اس کے پاس روپیہ کہاں سے آئے گا۔ روپیہ کمانے کے لئے ضروری ہے کہ تجارت اور صنعت کو فروغ دیا جائے لیکن اگر کسی تجارت یا صنعت کا یہ نتیجہ نکلے کہ انسان روپیہ جمع کرنا شروع کر دے اور بخل کا مرض اس میں اس قدر ترقی کر جائے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا اس پر گراں گزرنے لگے تو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے وہ تجارت اور صنعت بالکل ناجائز ہوگی وہی تجارت اور وہی صنعت جائز ہے جس کے نتیجہ میں بے کار روپیہ جمع نہ کیا جائے ہاں وہ روپیہ جس کا رکھنا کسی خاص غرض کے لئے ضروری ہو مثلاً کام کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے یا بچوں کی شادی بیاہ کے لئے ایسا روپیہ ہر شخص اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا مثلاً ایک شخص جس نے کارخانہ کھولا ہوا ہو اسے کارخانہ کے لئے کبھی لوہا خریدنا پڑتا ہے کبھی کوئلہ خریدنا پڑتا ہے۔ کبھی مٹی کا تیل خریدنا پڑتا ہے۔ کبھی آٹے یا سوجی کے لئے گیہوں خریدنا پڑتا ہے۔۔

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ اسلام کے نزدیک اس قسم کے کاموں کو چلانے کے لئے جتنے روپے کی ضرورت ہو وہ انسان اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا مثلاً ایک شخص مکان بنانے کے لئے روپیہ جمع کرنا شروع کر دیتا ہے جس کے لئے اس کی روزانہ آمدنی کافی نہیں ہو سکتی تو یہ اسلام کے خلاف نہیں ہوگا۔ اور نہ یہ اس رنگ میں روپیہ کا جمع کرنا کہلائے گا۔ جس رنگ میں روپیہ کا جمع کرنا اسلام نے ناجائز قرار دیا ہے یہ صرف بعد میں آنے والے ضروری اخراجات کو مہیا کرنے کی ایک جائز صورت ہوگی یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لو کہ بعد میں اس نے جو کچھ خرچ کرنا ہے اس کے لئے یہ اس کی تیاری ہوگی۔ پس چونکہ یہ روپیہ محض جمع رکھنے کے لئے نہیں بلکہ کسی دوسرے وقت خرچ کرنے کے لئے ہے اس لئے اس قسم کی ضروریات کے لئے روپیہ پس انداز کرنا اسلام کی رو سے بالکل جائز ہے ہاں جن لوگوں کے پاس ضرورت سے زائد روپیہ ہوتا ہے اور وہ اس روپیہ کو بند کر کے رکھ دیتے ہیں اسلام اسکی اجازت نہیں دیتا۔" (تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۳۳۷، ۳۳۸)

جملہ مربیان، معلمین سلسلہ عالیہ احمدیہ اور انسپکٹران بیت المال کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ نظارت اصلاح وارشاد و نظارت بیت المال ماہِ جنوری ۱۹۶۸ء میں آپ کی خدمت میں انفرادی چٹھیاں بھجواتے ہوئے لکھا گیا تھا۔ کہ جماعتوں کے دورہ کے وقت اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ جس جماعت میں بھی آپ تشریف لے جائیں۔ اس جماعت سے یہ معلوم کر لیں کہ جماعت کے عہدیداران کے لئے نئے سہ سالہ انتخابات کروائے جا چکے ہیں یا نہیں۔ اگر عہدیداران کے انتخابات ابھی تک نہ کروائے گئے ہوں۔ تو آپ ہر ایسی جماعت کے عہدیداران کے انتخابات حسب قواعد کروا کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

ان چٹھیوں میں مختصراً ضروری قواعد وضوابط متعلق انتخابات عہدیداران بھی آپ کی سہولت اور رہنمائی کے لئے درج کر دیئے گئے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس اہم امر کی طرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔ کیونکہ ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور ابھی تک ۱/۳ حصہ جماعتوں کے انتخابات ہونے باقی ہیں۔ امید ہے آپ اس بارہ میں توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

وعدہ کنندگان تعمیر ہال "ایوان محمود" کی فوری توجہ کیلئے

"ایوان محمود" ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وعدہ کنندگان کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے ہال کے معطی صاحبان کی فہرست جنہوں نے اس کی تعمیر کے لئے ۳۱۳ یا اس سے زائد روپے دیئے ہیں۔ کندہ کروائی جا رہی ہے ایسے معطی حضرات جنہوں نے ۳۱۳ روپے کا وعدہ کیا ہے اور قسم ابھی بقایا ہے ان کے لئے ابھی موقع ہے کہ بقایا ادا کر کے اپنا نام بھی کندہ کی جانے والی فہرست میں محفوظ کروا لیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم پیر فیض احمد صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم پیر فیض احمد صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۷ امان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۶۹ء بعمر ۸۰ سال کیمبلپور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم پیر صاحب مرحوم رَن مل ضلع گجرات کے رہنے والے نوشاہی خاندان کے فرد اور حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ بہت نیک مخلص حلیم الطبع اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ علی الخصوص صلہ رحمی کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جس شخص کو بھی آپ سے ملنے کا اتفاق ہوتا آپ کے حسن اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا اور آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز سرگودھا کے دفتر میں ہیڈ کلرک تھے چنانچہ بسلسلہ ملازمت سالہا سال تک سرگودھا میں مقیم رہے اور مقامی جماعت میں مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمات بجا لاتے رہے ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے کیمبلپور میں رہائش اختیار کر لی تھی اور وہیں وفات پائی۔ آپ نے تین فرزند منظور احمد صاحب ریاض احمد صاحب اور نذیر احمد صاحب) اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اولاد اور جملہ دیگر پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

پتہ مطلوب ہے

عبد القیوم خان صاحب جو امستانی (امۃ الحفیظ (مرحومہ) کے نواسے ہیں جہاں کہیں ہوں اپنے مکمل پتہ سے مطلع فرمائیں اگر کسی صاحب کو ان کے پتہ کا علم ہو تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

ملک مبارک احمد
سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴